ملک گیر علماء کنونشن سے حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی کا خطاب

ترتیب: مفتی شکیل احمد
جامعہ محمدیہ اسلام آباد

''یکم جنوری ۲۰۰۶ء بروز اتوار ملک بھر کے علماء کا نمائندہ کنونشن جامعہ محمدیہ اسلام آباد میں اتحادِ تنظیماتِ مدارس دینیہ کے تحت منعقد ہوا۔ اس اجلاس سے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ العالی نے وہ دل سوز خطاب فرمایا جو آپ کی مذہب وملت اور ملک وقوم کے ساتھ بے پناہ محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے ذیل میں وہ خطاب، قارئین ماہنامہ ''وفاق المدارس'' کی نذر ہے''۔ (ادارہ)

خطبے کے بعد ارشاد فرمایا:

یاد رکھیے! اللہ تعالیٰ گناہوں اور خطاؤں کو تو معاف فرمادیتے ہیں لیکن سرکشی کو معاف نہیں فرماتے، فرعونیت کو معاف نہیں کرتے، خدا کے لیے توبہ کرو اپنی سرکشی سے، فرعونیت سے باز آجاؤ اور رحم کرو ہمارے اس ملک پاکستان پر، اس نے بہت دکھ سہے ہیں، یہ قوم دکھوں میں ماری ہوئی قوم ہے، ایک نئی مصیبت اس قوم کے اوپر مسلط نہ کرو۔

یاد رکھو! میں ان حکمرانوں سے کہہ رہا ہوں، ہمدردانہ کہہ رہا ہوں، دردمندی سے گزارش کر رہا ہوں، خدا کے لیے اپنی جانوں پر بھی رحم کرو اور اس قوم کی جانوں پر بھی رحم کرو، یہاں طوفان آئے گا، خون کی ندیاں بہہ جائیں گی اگر تم نے نماز کو چھیڑا، اسلامی نصاب کو چھیڑا، دینی تعلیم میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوششیں کیں اور طلبہ کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوششیں کیں یہ قوم برداشت نہیں کرے گی اور پھر اس وقت تمہارا کوئی آقا تمھارے کام نہیں آئے گا۔

ایران میں جب انقلاب آیا تھا تو شاہ ایران جو برسوں سے مشرف بہ امریکہ تھا تو پھر اس کو امریکہ نے بھی پناہ نہیں دی اور ہوائی جہاز میں وہ پھرتا رہا کہ میں کہاں پناہ لوں، کہاں اس کا جہاز اترے، جس ملک میں جارہا تھا وہ ملک والے انکار کردیتے اور امریکہ والوں نے بھی انکار کردیا کہ ہمارے یہاں نہ آؤ، جب عوام کا ریلہ طوفان کی طرح بڑھا اور شاہ ایران کی حکومت کا خاتمہ کیا تو شاہ ایران کو پوری دنیا میں کہیں پناہ نہیں مل رہی تھی، تمھیں بھی پناہ نہیں ملے گی اگر تم نے امریکہ کی غلامی کو نہیں چھوڑا، خدا کے لیے تاجدار عالم سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی طرف واپس آجاؤ ورنہ تمھارا حشر بڑا خوف ناک ہوگا، میں کوئی دھمکی نہیں دے رہا لیکن اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرا رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔ دل نہ دکھاؤ ان لوگوں کے جنھوں نے اپنے بچوں کی جانیں قربان کیں اس پاکستان کے تحفظ کے لیے، دل نہ دکھاؤ ان ہزاروں مسلمانوں کے جنھوں نے نوجوان بیٹے قربان کیے، پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کے لیے بھی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لیے بھی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لیے بھی اور اب بھی قربانی دینے والے اس ملک میں کم نہیں ہیں، کمی نہیں آئی ہے ان کی تعداد میں بلکہ اضافہ ہو رہا ہے، خدا کے لیے ہوش کے ناخن

لو، اپنی جانوں پر بھی رحم کرو، پاکستان کے عوام پر بھی رحم کرو۔

ایک بات میں اور کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے اندر ہمارے پاس دو ادارے ایسے تھے کہ جن پر ہم فخر کر سکتے تھے۔ ایک دینی مدارس کا سلسلہ تھا اور ایک ہماری فوج تھی۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں اس فوج نے جو عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے اس نے طاقت کا، مہارت کا اور بہادری کا لوہا پوری دنیا سے منوایا لیکن آج تم اس فوج کو ذلیل کر رہے ہو، اس فوج کو بلوچستان کے اندر بھی ذلیل کر رہے ہو، آزاد قبائل کے اندر بھی ذلیل کر رہے ہو اور پوری دنیا کے سامنے ذلیل کر رہے ہو، اس فوج کو مزید ذلیل کرنے سے خدا کے لیے باز آجاؤ، یہ ہماری متاع ہے، ہماری جغرافیائی سرحدوں کی محافظ ہے۔ ہم نے اپنا پیٹ کاٹ کر اس فوج کو پالا ہے، اسے قوم کا دشمن نہ بناؤ، عوام کے مقابلہ پر اس کو نہ لاؤ! اگر تم کافروں سے نہیں لڑ سکتے، ہندوستان سے نہیں لڑ سکتے، کشمیر کو جنگ کر کے اور لڑ کر فتح نہیں کر سکتے تو کم از کم اپنے مسلمان بھائیوں سے تو اس کو نہ لڑاؤ۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم تیاری کر رہے ہو کہ فوج کو ان مدرسوں سے بھی لڑاؤ گے۔ مگر یاد رکھو! اگر ایسا ہوا تو اس پاکستان کے خاتمے کی ساری ذمہ داری تمھارے اوپر ہوگی، پاکستان کا وجود باقی نہیں رہے گا، تم ملک کے غدار کہلاؤ گے۔ دنیا کے سب سے بڑے ملک کے سب سے بڑے غدار کہلاؤ گے اگر تم نے اس پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی سازش کی، تمھارے اعمال یہ بتلا رہے ہیں کہ تم پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی سازش کر رہے ہو۔ تمھیں شرمانا چاہیے کہ عصری علوم کے چمپئن بن کر باتیں کرتے ہو، کہ تم عصری علوم کے اندر ماہرین پیدا کرو۔ جس طرح ہمارے ہاں یونی ورسٹیوں میں تعلیم دی جاتی، عصری علوم کی اس طریقے سے تم اپنے دینی مدرسوں میں بھی تعلیم دو۔ اس کے اور بہت سارے جوابات دیئے جا چکے ہیں۔ میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے دینی تعلیم کا بیڑا اٹھایا تھا، دینی علوم کے ماہرین پیدا کرنے کا بیڑا ہم نے اٹھایا تھا، یہ محاذ ہم نے سنبھالا تھا۔ الحمدللہ الحمدللہ ہم اس میں اتنے کامیاب ہوئے کہ دنیا بھر کے لوگ اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے پاکستان آنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

عرب ممالک کے عرب علماء یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آنا چاہتے ہیں لیکن تمھاری یونی ورسٹیوں نے کتنا تعلیمی معیار حاصل کیا۔ تمھارے ہاں تعلیم حاصل کرنے کے لیے دوسرے ممالک کے طلباء یہاں آنے کی بجائے تم اپنے نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے دوسرے ملکوں میں بھیجتے ہو، ہم نے اپنے مدرسوں میں دینی تعلیم کے ذریعے ملک کو خود کفیل بھی کیا اور پوری دنیا کا مرجع بنا دیا اور کیا تم نے اپنے ملک کو خود کفیل بھی کیا ہے کہ اپنی ضرورتیں پورا کرنے کے لیے تم اپنے طلباء کو باہر بھیجتے ہو، باہر کے لوگ تو تمھارے پاس کیا آئیں تعلیم حاصل کرنے کے لیے۔ تم ناکام ہو، تمھارا نصاب تعلیم اور نظام تعلیم ناکام ہے۔ ہمارا نصاب تعلیم اور نظام تعلیم کامیاب ہے۔

مجھ سے سندھ کے ایک گورنر نے کہا اب وہ گورنر نہیں ہیں، انھوں نے بڑے دکھی دل سے کہا، گورنر چونکہ صوبے کی ساری یونی ورسٹیوں کا چانسلر ہوتا ہے اور میں کراچی یونی ورسٹی کی سنڈیکٹ کا رکن تھا۔ یونی ورسٹی کے مسئلے پر میرا اور ان کا کچھ مشورہ تھا، انھوں نے مجھے کسی مشورہ کے لیے بلایا تھا تو وہ بڑے دکھے دل سے کہہ رہے تھے کہ پورے پاکستان کی سندیں پوری دنیا میں کہیں بھی قبول نہیں کی جاتیں صرف اردن میں قبول کی جاتی ہیں، اس کے علاوہ پوری دنیا میں کہیں قبول نہیں کی جاتیں، جب کہ ہمارے مدارس، دارالعلوم اور جامعات کی اسناد پوری دنیا میں قبول کی جا رہی ہیں۔ تم ناکام ہو، ہم کامیاب ہیں، تمھارا نظام تعلیم بودا ہے غلامانہ ہے، ہمارا نظام تعلیم ایک آزاد قوم کا، مسلم قوم کا نصاب تعلیم اور نظام تعلیم ہے۔

انگریزی زبان بولنے پر تمھیں بڑا ناز ہے اور تم کہتے ہو کہ صاحب! اگر انگریزی نہیں سیکھی جائے گی تو دنیا میں تم کیا کام کرو گے اور ہم کیا کام کریں گے۔ ہم انگریزی زبان کے بالکل مخالف نہیں یا کبھی مخالف نہیں رہے۔ ہمارے ہاں الحمدللہ انگریزی زبان بھی اہمیت کے ساتھ پڑھائی جاتی ہے اور اب تو ہمارے ہاں درس نظامی میں میٹرک تک کی نگریزی زبان بھی لازم ہے لیکن تم جو انگریزی پڑھاتے ہو، تمھارے انگریزی پڑھانے کا مقصد دوسرا ہے، ہم جو انگریزی ڑھاتے ہیں، ہمارے انگریزی پڑھانے کا مقصد دوسرا ہے۔ تم انگریزی پڑھاتے ہو گوری چمڑی والوں کی نوکری کرنے کے لیے اور غلامی کرنے کے لیے، ان کے احکامات کو سمجھنے کے لیے، تم کوئی اپنی بات دوسروں سے منوا نہیں سکے، اٹھاون سال کا عرصہ ہو چکا ہے، تم کتنی مرتبہ امریکہ میں گئے ہو، بار بار وہاں کے چکر لگاتے ہو، اقوام متحدہ میں بھی جاتے ہو، یورپ، امریکہ اور تمام مغربی ممالک میں جاتے ہو اور بہتر سے بہتر انگریزی بولنے کی کوشش بھی کرتے ہو۔ اگرچہ تمھیں بار بار "ایں، ایں" بھی بیچ میں کرنا پڑتا ہے اور تم امریکیوں سے امریکی لہجے میں بولنے پر بھی قادر نہیں۔ انگریزوں سے انگریزی لہجے میں انگریزی نہیں بول سکتے، تم ہکلاتے ہو، ان سے تمھاری گھگی بندھ جاتی ہے۔ جب ان سے بات کرتے ہو تو تم جیسے گونگوں اور ہکلوں کی بات کون سنے گا۔ تم اٹھاون سال کے عرصہ میں اتنی مرتبہ کانفرنسوں میں گئے ہو کبھی کوئی اپنی بات منوا کر آئے ہو۔ بھائی ایک بات بتا دو اٹھاون سال کے عرصہ میں کہ تم نے انگریزی بول کر کسی کانفرنس میں، کسی اجلاس میں، کسی میٹنگ میں اپنی بات منوالی ہو، اپنی کوئی بات منوا کر آئے ہو، ہمیشہ مان کر آئے ہو۔ جب تم آتے ہو تو تمھاری گردنیں جھکی ہوئی ہوتی ہیں۔ کبھی تمھاری گردن تنی ہوئی نہیں دیکھی ہم نے واپسی میں۔

الحمدللہ ہمارے طلباء انگریزی پڑھ رہے ہیں اور انگریزی نوکری کرنے کے لیے نہیں پڑھ رہے، انگریزوں اور امریکی غلامی کرنے کے لیے نہیں پڑھ رہے، اسلام کی خدمت کے لیے پڑھ رہے ہیں، کیونکہ مغربی ممالک میں دینی تعلیم کا اب بہت بڑا میدان کھل گیا ہے، دینی خدمت کا۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال بتا رہا ہوں، ابھی پچھلے سال ہمارے یہاں سے، تخصص فی الفقہ سے ایک امریکی طالب علم فارغ ہو گیا۔ دورہ حدیث وغیرہ بھی اس نے یہیں کیا تھا، امریکی نیشنل ہے۔ واشنگٹن کا رہنے والا ہے، تو یہاں بھی اس نے انگریزی زبان سیکھی اور وہ تو اس کی نیشنل زبان ہے اور آباؤ اجداد اس کے پاکستانی تھے۔ وہاں روڈ آئی لینڈ ایک اسٹیٹ ہے، میں بھی وہاں جا چکا ہوں، ایک مسجد ہے، مدرسہ ہے، اس کے اندر وہ جا کر خطیب ہو گئے اس سے پہلے وہاں دارالعلوم کے ایک اور خطیب تھے، چند روز پہلے ان کا فون آیا تھا کہ یہاں کے عیسائیوں اور یہودیوں نے ایک مشترکہ اجلاس بلایا تھا، یہاں کے چرچ میں اور مجھے دعوت دی تھی کہ آپ ہمیں اسلامی تعلیمات کا تعارف کرائیں کہ اسلامی عقائد اور اسلامی دین کیسا ہے، اسلامی تعلیمات کیا ہیں، اسلامی دین کیسا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جو لیکچر دیا تو سب نے بہت شوق و محبت سے سُنا اور اسی مجمع کے اندر تیرہ آدمی مشرف باسلام ہوئے، تیرہ گورے تو ہمارے طلبہ جو انگریزی بولتے ہیں وہ اپنی بات منواتے ہیں، تم جو انگریزی زبان بولتے ہو اور تم اپنی بات منواتے نہیں ہو، دوسروں کی باتیں مان کر آتے ہو۔

اللہ تعالیٰ تمھیں اس غلامی سے نجات عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین